رؤیت ہلال کے احکام

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

"صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا" (رواہ البخاری)

ترجمہ: تم چاند کو دیکھ کر روزہ رکھ لو اور چاند کو دیکھ کر ہی روزہ چھوڑ دو، لیکن تم پر چاند کا معاملہ پوشیدہ رہے تو شعبان کے تیس دن پورے کرلو۔

❖❖❖❖❖

رمضان المبارک کا آغاز:

رمضان المبارک کا مہینہ دو صورتوں میں شروع ہوتا ہے:

(۱) رمضان کا چاند نظر آ جائے۔

(۲) چاند نظر نہ آنے کی صورت میں شعبان کے تیس (۳۰) دن پورے ہو جائیں۔

چاند کا ثبوت:

چاند کے ثبوت کے مسائل سمجھنے کیلئے یہ جاننا ضروری ہے کہ چاند یا:

(۱) تو رمضان المبارک کا ہوگا۔

(۲) عید الفطر کا ہوگا۔

......ادھر آسمان کی دو حالتیں ہوتی ہیں:

(۱) مَطلع (آسمان کا وہ حصہ جہاں چاند طلوع ہوتا ہے) بالکل صاف ہو۔

(۲) مَطلع اَبر آلود ہو، کہ اس پر بادل، غبار یا دھواں چھایا ہوا ہو۔

پھر چاند کے بارے میں گواہی دینے والے لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں:

(۱) اکیلا آدمی گواہی دے۔

(۲) نصابِ شہادت پورا ہو یعنی دو آدمی یا ایک آدمی اور دو عورتیں گواہی دیں۔

(۳) مجمع عظیم ہو، یعنی اتنا بڑا مجمع گواہی دے کہ عقل فیصلہ کرے کہ سارے لوگ جھوٹ نہیں بول سکتے، اتنے لوگ ہوں کہ چاند ہونے کا غالب گمان ہو۔

❖❖❖❖❖

لیجئے! اب تفصیل ملاحظہ فرمائیے:

◉ اگر چاند رمضان المبارک کا ہے اور مطلع بالکل صاف ہو تو چاند کے ثبوت کیلئے ایک آدمی کی گواہی کافی نہیں ہے، نصابِ شہادت (دو مرد یا ایک مرد + دو عورتیں) بھی کافی نہیں بلکہ چاند کے ثبوت کیلئے جمع عظیم ضروری ہے۔

اس لئے کہ جب آسمان بالکل صاف ہے تو ایک دو آدمیوں کے دیکھنے کا کیا مطلب؟ کیونکہ عین ممکن ہے کہ کسی جہاز کو چاند سمجھ بیٹھے ہوں۔ لہٰذا لوگوں کی بڑی تعداد کا ہونا ضروری ہے۔

◉ اگر چاند رمضان المبارک کا ہے اور مطلع صاف نہیں ہے، بلکہ ابر آلود ہے تو ایک آدمی کی گواہی سے بھی چاند ثابت ہو جائیگا۔

اس لئے کہ عین ممکن ہو کہ اس کے سامنے بادل پھٹے ہوں اور وہاں اسے چاند نظر آ گیا ہو۔ اور جب دوسروں کی نظر پڑی ہو تو وہاں بادل مل گئے ہوں۔

اس صورت میں جب ایک کی گواہی معتبر ہے تو پھر نصاب شہادت اور مجمع عظیم کی کیوں قبول نہ ہو گی۔

◉ اور اگر عید کا چاند ہے اور مطلع بالکل صاف ہے تو رمضان کے چاند کی طرح یہاں بھی لوگوں کی بڑی تعداد کی گواہی ضروری ہے۔ اکیلے آدمی یا نصابِ شہادت کی گواہی معتبر نہیں ہے۔

اور اگر عید کا چاند ہے اور مطلع ابر آلود ہے تو اکیلے آدمی کی گواہی بھی معتبر نہیں ہے اگرچہ رمضان کے چاند میں معتبر تھی۔ کیونکہ وہاں مسئلہ روزہ شروع کرنے کا ہے جو اتنا زیادہ بھاری معاملہ نہیں ہے جبکہ یہاں فرض روزہ چھوڑنے کا معاملہ ہے جو زیادہ سنگین ہے۔ لہٰذا شریعت نے یہاں زیادہ احتیاط برتی ہے۔

اگر چاند دیکھنے والے دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں ہوں، یعنی نصابِ شہادت پورا ہو۔ یا چاند دیکھنے والا عظیم مجمع ہو تو پھر عید کے چاند کی گواہی معتبر ہو گی۔

◉ جس آدمی نے بذات خود رمضان کا چاند دیکھا لیکن حاکم کی طرف سے اس کی رؤیت پر چاند کا فیصلہ نہیں ہوا، تب بھی اسے روزہ رکھنا ضروری ہے۔

جس اکیلے آدمی نے عید کا چاند دیکھا لیکن اس کی گواہی تسلیم نہیں کی گئی۔ تو اسے اکیلے عید کرنے کی اجازت نہیں بلکہ روزہ رکھنا ضروری ہے۔

❖❖❖❖❖

روزے میں نیّت کا حکم:

جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ روزے کے صحیح ہونے کیلئے نیّت ہونا شرط ہے۔ اور نیّت سے مراد یہ ہے کہ دل میں یہ ارادہ ہو کہ میں روزہ رکھتا ہوں لیکن زبان سے نیّت کے الفاظ کہنا کوئی ضروری نہیں ہے۔

زبان سے نیّت کے الفاظ کہنے کو حضراتِ فقہاء کرامؒ نے اس لئے پسند فرمایا ہے کہ اس کے ذریعے دل کی نیّت مستحضر ہو جاتی ہے اور دل بھی متوجہ ہو جاتا ہے۔

روزے میں نیّت کا وقت :

(۱) درجِ ذیل روزوں میں رات ہی کو نیّت کرنا ضروری ہے۔ اور رات سے مراد یہ ہے کہ طلوعِ فجر سے پہلے پہلے نیّت کرلے، کیونکہ فجر طلوع ہونے سے رات ختم ہو جاتی ہے اور دن شروع ہو جاتا ہے۔

(ا) رمضان المبارک کے قضاء روزوں کی صورت میں۔

(ب) کسی قسم کے کفّارے کے روزے رکھنا چاہتا ہو۔

(ج) نذرِ مطلق کی صورت میں۔

(۲) روزے کی درجِ ذیل اقسام میں رات کو نیّت کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ نصف النہار (طلوع فجر سے لیکر غروب کے مجموعی وقت کا آدھا) سے پہلے پہلے نیّت کرنا ضروری ہے۔ اسکے بعد نیّت کرنے کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

مثال : اگر طلوعِ فجر پانچ بجے اور غروبِ آفتاب شام چھ بجے ہو تو یہ مجموعی وقت تیرہ گھنٹے بنتے ہیں۔ اور مجموعی وقت کا آدھا یعنی ساڑھے چھ گھنٹے ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ان روزوں کی صورت میں ساڑھے گیارہ بجے سے پہلے پہلے نیّت کرنا ضروری ہے، کیونکہ یہی وقت شریعت کی اصطلاح میں "نصف النہار" ہے۔

(ا) رمضان المبارک کے ادا روزے۔

(ب) نذرِ معین کا روزہ۔

(ج) نفلی روزہ۔ (اس میں مسنون اور مستحب تمام روزے داخل ہیں جن کی تفصیل گزر چکی ہے)

❖❖❖❖❖

نیّت کس طرح کرسکتا ہے؟

پہلے یہ اصول سمجھ لیں کہ

مطلق نیّت سے مراد یہ ہے کہ روزے رکھتے ہوئے صرف روزے کی نیّت ہو اس کے فرض، واجب، سنّت، یا مستحب وغیرہ ہونے کی نیّت نہ کی جائے۔

(۱) رمضان المبارک کے ادا روزے مطلق نیّت سے بھی صحیح ہو جاتے ہیں۔ اور اگر نفل کی نیّت کرنے تب بھی رمضان کے فرض روزے ادا ہو جاتے ہیں۔

(۲) نذر معیّن کے روزے مطلق نیّت سے بھی ادا ہو جاتے ہیں اور اگر کوئی نفل کی نیّت کرلے تب بھی نذر معیّن کے روزے ادا ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان دونوں صورتوں میں (خواہ رمضان کے ایّام ہوں یا نذر معین کے ایّام) یہ وقت صرف انہی روزوں کیلئے خاص ہو چکا ہے۔ خواہ ان میں سے کوئی سی بھی نیّت کرلے۔

(۳) نفل روزے بھی مطلق نیّت سے ادا ہو جاتے ہیں اور نفل کی نیّت کرنے سے بھی ادا ہو جاتے ہیں۔

خلاصہ روزے کی وہ اقسام جن میں رات کو نیّت کرنا ضروری نہیں، ان میں روزہ صحیح ہونے کیلئے صرف روزے کی نیّت کرلینا بھی کافی ہے۔

❖❖❖❖❖

چاند دیکھنے کی گواہی کی شرائط :

(۱) گواہ مسلمان ہو، لہٰذا غیر مسلم کی گواہی رؤیت ہلال میں قبول نہیں۔

(۲) عاقل بالغ ہو۔ لہٰذا دیوانے اور نابالغ بچے کی گواہی قبول نہیں۔

(۳) گواہ عادل ہو یعنی احکامِ شریعت کا پابند ہو کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو اور صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ کرتا ہو۔

اس شرط کا مطلب یہ ہے کہ فاسق کی گواہی کو قبول کرنا اور اس کے مطابق فیصلہ کرنا قاضی کے ذمہ واجب نہیں ہے، لیکن اگر قاضی یا رؤیت ہلال کمیٹی کو قرائن کے ذریعے معلوم ہو جائے کہ یہ گواہ جھوٹ نہیں بولتا اس بناء پر وہ فاسق کی گواہی کو قبول کر کے اس پر فیصلہ کردے تو یہ فیصلہ صحیح اور نافذ ہے البتہ فاسقوں میں سے ایسے کی گواہی کو قبول کریں جس میں دوسروں کی بنسبت نیکی زیادہ ہو اور برائی کم ہو مثلاً نماز روزے کا پابند ہو اور عام شرعی احکام کا احترام کرتا ہو۔

(۵) لفظ شہادت کیساتھ گواہی دے اس کے بغیر گواہی قبول نہیں کی جاتی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ شہادت کے لفظ

میں حلف یعنی قسم کے معنی بھی ہیں اور واقعہ کے خود مشاہدہ کرنے کا اقرار بھی ہے اس لئے ہر گواہ پر لازم ہے کہ اپنا بیان پیش کرنے سے پہلے یہ کہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے چاند دیکھا ہے جس کے معنی یہ ہوئے کہ میں حلفی بیان دیتا ہوں کہ چاند میں نے بچشم خود دیکھا ہے۔

البتہ رمضان المبارک کے چاند کی گواہی دینے میں لفظ ''شہادت'' شرط نہیں ہے۔

(۶) جس واقعہ مثلاً چاند دیکھنے کی گواہی دے رہا ہو اس کو بچشم خود دیکھا ہو، محض سنی سنائی بات نہ ہو البتہ اگر کوئی شخص عذر کے سبب گواہی کیلئے خود حاضر نہیں ہو سکتا تو وہ اپنی گواہی پر دو مردوں یا ایک مرد دو عورتوں کو گواہ بنا کر قاضی یا رویت ہلال کمیٹی کی مجلس میں بھی بھیج سکتا ہے۔

مجلسِ قضاء میں ان لوگوں کی گواہی اس ایک ہی شخص کے قائم مقام سمجھی جائیگی دونوں گواہ قاضی کے سامنے یہ بیان دیں گے کہ فلاں شخص نے چاند کو خود دیکھا اور خود حاضری سے معذور ہونے کے سبب ہم دونوں کو اپنی شہادت پر گواہ بنا کر بھیجا ہے، ہم اسکی شہادت پر شہادت دیتے ہیں۔

(۷) گواہ کیلئے ضروری ہے کہ قاضی یا رویت ہلال کمیٹی کی مجلس میں خود حاضر ہو کر گواہی دے پسِ پردہ یا دور سے بذریعہ خط یا ٹیلیفون یا دیگر جدید آلات کے ذریعے کوئی شخص شہادت دے تو وہ شہادت نہیں۔

❖❖❖❖❖

عملی مشق

سوال نمبر ۱

مندرجہ ذیل مسائل میں خط کشیدہ الفاظ کو ذہن میں رکھتے ہوئے صحیح اور غلط کی متعلقہ خانہ میں نشاندہی کریں۔

☐ رمضان المبارک کا مہینہ تین صورتوں میں شروع ہوتا ہے۔ شعبان کے تیس دن پورے ہو جائیں، یا چاند نظر آ جائے۔

☐ چاند کے بارے میں گواہی دینے والے لوگ تین طرح کے ہو سکتے ہیں۔ ایک مسلمان گواہی دے ...... کافر گواہی دے۔

☐ عید کے چاند میں اگر مطلع صاف ہے تو رمضان کے چاند کی طرح یہاں بھی صرف دو آدمیوں کی گواہی

کافی ہے۔

☐ چاند دیکھنے کی گواہی کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ گواہ عادل ہو اور اس نے چاند بذات خود دیکھا ہو یا کسی معتبر آدمی سے سنا ہو ۔

☐ جس آدمی نے بذات خود رمضان کا چاند دیکھا۔ لیکن اس کی رؤیت پر چاند کا فیصلہ نہیں ہوا۔ تب بھی اس کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے ۔

سوال نمبر۲

مناسب الفاظ سے خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) رمضان المبارک کے چاند میں مطلع صاف ہو تو چاند کے ثبوت کے لئے .... کی گواہی کافی ہے۔ (نصابِ شہادت، مجمع عظیم)

(۲) عید کے چاند میں اگر مطلع ابر آلود ہو تو ثبوت کے لئے .... کی گواہی کافی ہے۔

(نصابِ شہادت، ایک آدمی)

(۳) چاند کے ثبوت کے سلسلے میں فاسق کی گواہی قبول کرنا قاضی کے لئے .... نہیں ہے۔

(واجب، جائز)

(۴) بذات خود عید کا چاند دیکھنے والے کی اگر گواہی قبول نہ ہو تو اس کے لئے .... جائز نہیں ہے۔ (عید کرنا، روزہ رکھنا)

(۵) غیر مسلم کی گواہی رؤیت ہلال میں .... ۔

(قبول ہے، نہیں ہے)

✣✣✣✣✣